اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ٭ بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

تبلیغ یا دھوکا

کیا تبلیغی جماعت کا مقصد نماز و کلمہ کی اشاعت ہی ہے؟ یا نماز و کلمہ کے خوشنما پردے میں کسی دوسرے مقصد کو انجام دیا جا رہا ہے

اہل انصاف توجہ کریں

از: منصور علی خاں سبحانی رضوی مجیبی

آنکھ سے کاجل صاف چرالیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گٹھری تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے

برادران اہلسنت!

ہمارا پیارا و مقدس دین اسلام و مذہب سنیت آج کا کوئی نیا دین و مذہب نہیں ہے بلکہ آج سے تقریباً چودہ سو برس کا قدیم دین و مذہب ہے جس کی تبلیغ و اشاعت ہمارے آقا و مولیٰ مدنی تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمائی اور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال قدس کے بعد حضرات خلفائے راشدین، اہلبیت کرام، صحابۂ کرام تابعین عظام اور ائمہ کرام رضی المولیٰ تعالیٰ عنہم اجمعین نے اسی دین و اسلام و مذہب سنیت کی تبلیغ و اشاعت فرمائی اور اسی قدیم دین و اسلام اور مذہب سنیت کی تبلیغ و اشاعت ہمارے اسلاف کرام فرماتے رہے اور اسی کی تبلیغ و اشاعت اس دور میں حضور پرنور امام اہلسنت مجدد اعظم دین و ملت سرکار اعلیٰحضرت مولانا مولوی مفتی

حافظ قاری علامہ الحاج عبد المصطفےٰ محمد احمد رضا خاں صاحب قبلہ قادری آل رسولی فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمائی جو کہ آپکی تصانیف کثیرہ سے ظاہر ہے نیز اسی کی تبلیغ و اشاعت آج بھی ہمارے علماء اہلسنت کثرہم اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں اور سرور عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے زمانۂ مقدس و مطہر سے آجتک بلکہ قیامت تک صرف دین اسلام و مذہب سنیت حق ہے بجا ہے۔ صحیح ہے اور جس نے اس مقدس دین و مذہب کی پناہ لی وہ ہدایت یافتہ ہے اور جو اس سے دور رہا گا وہ گمراہ ہے لیکن آج کے فتنہ و فساد کے زمانے میں جہاں زمانے کی نام نہاد ترقی نے اپنا کمال دکھایا وہیں بظاہر مسلمان کہلانے والے، نماز پڑھنے والے کلمہ پڑھنے والے اور پڑھانے والے بھی پیچھے نہیں رہے اور ترقیٔ زمانہ کے ساتھ ہی ساتھ موقع غنیمت جان کر انھوں نے سچے دین اسلام و مذہب سنیت کی آڑ میں اپنے باطل دھرم کی اشاعت شروع کردی حق کے دامن میں پناہ لیکر باطل کی اشاعت کرنے والوں میں جہاں اور بھی بہت سی جماعتیں اور فرقے ہمیں نظر آتے ہیں ان میں سب سے زیادہ خطرناک اور گمراہ کن فرقہ جو ہمیں نظر آتا ہے وہ ہے فرقہ وہابیہ دیوبندیہ جو ابن عبد الوہاب نجدی کا ماننے والا ہے اور تقریباً سو ڈیڑھ سو برس سے وجود میں آیا ہے۔ وہ فرقہ وہابیہ جس نے نماز پڑھکر کلمہ پڑھکر زکوٰۃ و صدقات کی بارش کرکے اس مقدس ذات عالی کو برا بھلا کہا جنکی عزت و عظمت کے عالی شان خطبات قرآن عظیم آج بھی ارشاد فرما رہا ہے اور قیامت تک ارشاد فرماتے گا۔ ان رحمت والے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیں جن کی محبت و عظمت ایمان کی جان ہے ان سید الانبیاء

صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کی جن کے صدقہ و طفیل میں مولا تعالےٰ نے ہم کو نماز روزہ حج و زکوٰۃ وغیرہ عبادات عطا فرمائیں ان مالک و مختار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین کی جن کے کرم سے کعبہ قیامت تک قبلۂ مومنین ہو گیا۔ ان وہابیہ دیوبندیہ کی وہ گستاخیاں جو ان لوگوں نے شان سرور عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم میں کی ہیں ان میں سے صرف ایک بطور مثال کے عرض ہے ملاحظہ فرمایئے۔ ان تمام وہابیہ دیوبندیہ کے بہت بڑے پیشوا اور بزرگ مولوی اشرفعلی تھانوی تحریر کرتے ہیں

"پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا

اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس

غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم

غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا

علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات

وبہائم کو حاصل ہے (کتاب حفظ الایمان ص۸)

اس عبارت مندرجہ بالا حفظ الایمان کا صاف اور روشن مطلب یہ ہوا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسا علم غیب حاصل ہے اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ خصوصیت نہیں۔ بلکہ ایسا علم غیب تو نتھو کلو بدھو بچہ پاگل، سودائی اور سور کتا، بلی، شیر گیدڑ، ہاتھی وغیرہ کو بھی حاصل ہے

معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔ میرے سنی بھائیو! ذرا اپنے سینوں پر ہاتھ رکھ کر غور فرمایئے ایمان وعشق کے ساتھ غور وفکر کا دامن تھامیئے، اور بتایئے کہ مولوی اشرفعلی تھانوی نے اپنی اس مندرجہ بالا عبارت میں مدنی تاجدار سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی واشد توہین کی یا نہیں۔ ذرا غور فرمائیں کہ یہ گستاخی اس ذات عالی کی بارگاہ میں کی جارہی ہے جن کی شان میں قرآن عظیم یہ بیان فرمارہا ہے الرحمٰن۔ علم القرآن رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا (ترجمہ رضویہ) ان کے علم پاک کو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ حیوانات وبہائم کی طرح بتایا جارہا ہے جن کی عظمت بارگاہ الٰہی میں یہ ہے کہ قرآن عظیم ارشاد فرمارہا ہے وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیماہ ○ اے حبیب آپ جو نہیں جانتے تھے وہ آپ کے رب نے آپ کو سکھادیا اور آپ پر رب کا فضل عظیم ہے۔ اسی مقام پر ایمان ومحبت کا دامن تھام کر یہ بھی غور فرمانے چلیے کہ یہ شدید گستاخی واشد توہین اس بارگاہِ عالی وقار میں کی جارہی ہے جس بارگاہ کا ادب مولیٰ تعالیٰ نے قرآن عظیم میں یہ ارشاد فرمایا کہ یاایھا الذین اٰمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا لہ بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون ○ اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہوجائیں اور تمہیں خبر نہ ہو (ترجمہ رضویہ) انصاف سے بتلایئے کہ جن محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ کا یہ ادب قرآن عظیم ارشاد فرمارہا ہے کہ انکی آواز پر اپنی آوازوں کو

بلند نہ کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمھارے نیک عمل برباد ہوجائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو اس بارگاہ عالی وقار کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی کی مندرجہ بالا عبارت توہین ہے یا نہیں۔ للہ تعصب سے کام نہ لیجئے اور خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیش نظر رکھئے اور فیصلہ کیجئے کہ آپ کا ایمان اور آپ کا جذبۂ محبت وغلامی ووفاداریٔ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسے شخص کا کیا حکم بیان کرتا ہے کیا ایسے شخص کو جس نے یہ کفری عبارت اپنی کتاب میں تحریر کی جو اس عبارت کو درست جانتا ہے یا جو اس عبارت کفری کے لکھنے والے کو اپنا مقتدا وپیشوا مانتا ہے اس کو آپ مسلمان سمجھیں گے یا کافر، کوئی بھی ایماندار انصاف پسند سنی مسلمان ہرگز ہرگز اپنے آقا ومولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ توہین گوارا نہ کرے گا اور بلا تامل یہ کہے گا کہ کوئی بھی شخص اگر ہمارے آقا ومولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ادنیٰ سی بھی توہین وگستاخی کرے وہ بحکم شریعت اسلامیہ مسلمان نہیں ہے کافر ہے حاشا وکلا ہمیں کسی کو کافر کہنے میں کوئی لطف حاصل نہیں ہوتا۔ کوئی لذت زبان ودل کو حاصل نہیں ہوتی، کہیں سے روپیہ پیسہ نہیں ملتا ہے۔ بلکہ وفاداریٔ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تقاضا ہے کہ آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین گوارا نہ کی جائے اور اگر کوئی توہین کرے تو فوراً اس کا حکم شرع بیان کردیا جائے۔ فقہائے کرام وعلمائے اہلسنت کا مسلک ومذہب تو یہ ہے کہ اگر کوئی شخص صرف اتنا کہہ دے کہ معاذ اللہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم فقیر تھے یا سرکار کا لباس میلا تھا تو اس کو قتل کردیا جائے صراحتہً برا کہے یا اشارۃً، دونوں حکم میں برابر ہیں دیکھئے تفصیل کے لیے فتویٰ عالمگیری اور

کتاب مبارکہ الشفا از امام قاضی عیاض رضی اللہ تعالےٰ عنہ میرے برادران اہلسنت یہ صرف ایک توہین نہیں بلکہ وہابیہ دیوبندیہ کے اکابر مثلاً مولوی اشرفعلی تھانوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی قاسم نانوتوی، مولوی خلیل احمد انبیٹھی، مولوی عبدالشکور کاکوروی وغیرہم نے اپنی مختلف کتابوں مثلاً حفظ الایمان، تحذیر الناس، براہین قاطعہ، مختصر سیرت نبویہ میں سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں نہ جانے کتنی گستاخیاں کی ہیں اور ان گستاخیوں پر مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، شام مصر عراق وغیرہ مقامات کے علمائے اہلسنت نے بالاتفاق یہ فتویٰ دیا کہ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر یعنی ان وہابیہ دیوبندیہ کے پیشواؤں کے کفریات پر مطلع ہونے کے باوجود جو ان کے کفر میں شک کرے وہ خود کافر ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمایئے فتویٰ مبارکہ بنام (حسام الحرمین) اس مختصر رسالہ میں ان سب کی گنجائش نہیں، بہرحال جب انکی لکھی ہوئی کفری عبارتیں منظر عام پر آئیں اور علمائے اہلسنت نے اس جانب توجہ فرمائی اور اللہ تعالےٰ واس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا فضل و کرم ہوا کہ ہمارے علمائے اہلسنت نے ان تمام کفریات وہابیہ، دیوبندیہ کا ایسا رد بلیغ فرمایا کہ سنی عوام کا بچہ بچہ وہابیوں دیوبندیوں کے کفری عقائد سے باخبر ہوگیا اور ان کے مکروفریب سے ہوشیار رہنے لگا۔ جب یہ صورت حال ہوئی تو وہابیہ دیوبندیہ پھر ایک ساتھ سر جوڑ کر بیٹھے اور یہ طے پایا کہ سنی مسلمان چونکہ ہمارے کفری عقائد سے باخبر ہوگیا ہے اور اب ہمارے جال میں نہیں آئے گا۔ اسلئے ان بھولے بھالے سنی مسلمانوں کو پھانسنے کے لئے ایک نئے نام سے ایک نئی جماعت بنائی جائے جو نماز روزہ کلمہ کی

اشاعت کا پیغام لے کر میدان عمل میں آئے۔ اور شروع میں صرف نماز روزہ کا ہی بیان جاری رکھا جائے اور جب وہ نیا پھنسا ہوا بالکل ہی ہمارا ہم نوالہ ہم پیالہ بن جائے تو پھر اسے عزت وعظمت مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی راہ اور ایمان وسنیت کی منزل سے بھٹکایا جائے اور اسی طریقہ ودستور کو اپنے لئے مشعل راہ بناکر مولوی الیاس کاندھلوی نے تبلیغی جماعت جو بظاہر نماز روزہ اور کلمہ کی باتیں بتا کر سنی مسلمانوں کو گمراہ اور بے دین بنانا چاہتی ہے، ان کے قلوب سے عزت مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم مٹانا چاہتی ہے ان کے دل ودماغ سے مسلک حقہ کی تعلیمات مٹا کر اپنی گندی تعلیم کو بھرنا چاہتی ہے اور یہ نہیں کہ علی الاعلان اپنے ان مقاصد کی تبلیغ کرتی بلکہ نماز روزے کے خوشنما پردے میں اپنا باطل دھرم پھیلا رہی ہے تاکہ وہ سنی مسلمان جو وہابی کے نام سے ہی دور رہتا ہے نماز روزہ کا نام سن کر ہماری جماعت میں شامل ہونے کے بعد آہستہ آہستہ مسلک حق کو بھول کر ہماری باطل تعلیمات کو اپنا کر وہابی بن جائے۔

آیئے! اسی مقام پر یہ بھی معلوم کرتے چلیں کہ مولوی الیاس کاندھلوی بانی تبلیغ جماعت کون ہیں۔ تاکہ آپ کو اس امر کا بخوبی اندازہ ہوجائے کہ تبلیغی جماعت بھی دراصل وہابیوں کی ہی ایک جماعت ہے صرف نام تبدیل کردیا گیا ہے لیجئے ملاحظہ فرمایئے کتاب مولانا الیاس صاحب اور ان کی دینی دعوت مصنفہ سید ابوالحسن علی ندوی مطبوعہ جید برقی پریس شائع شدہ مکتبہ الفرقان لکھنؤ ص۴۶

"مولانا گنگوہی ...... بالعموم بچوں اور طالب علموں کو بیعت نہیں کرتے تھے۔ فراغت اور تکمیل کے بعد اسکی

اجازت ہوتی تھی۔ مگر مولانا الیاس صاحب کے غیر معمولی حالات کی بنا پر انکی خواہش اور درخواست پر بیعت کرلیا۔"

معلوم ہوا کہ مولوی الیاس صاحب کاندھلوی بانی تبلیغی جماعت مولوی رشید احمد گنگوہی سے مرید ہوئے۔ وہ مولوی رشید احمد گنگوہی جو کتاب براہین قاطعہ کی تصدیق کرچکے ہیں جس کتاب کے صفحہ ۵۱ پر شیطان کے علم کو سرور عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے علم سے زائد لکھا گیا ہے معاذ اللہ اور صرف مرید ہی نہیں ہوئے بلکہ اس قدر قلبی محبت پیدا ہوگئی تھی کہ کتاب مذکورہ مولانا الیاس اور انکی دعوت کے اسی صفحہ ۴۸ پر تحریر ہے

"آپ کو حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی سے ایسا قلبی تعلق پیدا ہوگیا تھا کہ آپ کے بغیر تسکین نہ ہوتی تھی فرماتے تھے کہ کبھی کبھی رات کو صرف چہرہ دیکھنے کے لیئے جاتا۔ زیارت کرکے پھر آکر سو رہتا۔"

دیکھئے مولوی الیاس کاندھلوی بانی تبلیغی جماعت کی محبت ان مولوی رشید احمد گنگوہی سے جو کہ اپنی کتاب لطائف رشیدیہ صفحہ ۸ مطبوعہ بلالی پریس ۱۳۱۵ھ میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ شرک کرنے والا یعنی مشرک لکھ چکے ہیں۔ اور ملاحظہ فرمائیے کتاب مذکورہ بالا دینی دعوت صفحہ ۱۵ میں ہے

"شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری، مولانا محمود حسن دیوبندی اور مولانا اشرف علی تھانوی سے ایسا تعلق تھا کہ فرماتے تھے کہ یہ حضرات میرے جسم وجان میں بسے ہوئے تھے"

یہ دیکھئے یہ تعلق خصوصی ہے وہ مولوی تھانوی صاحب جو کہ حضور سرور عالم

صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس واعلٰی میں ایسی شدید توہین کرچکے جو اوپر گذر چکی۔ وہ مولوی الیاس کاندھلوی بانی تبلیغ جماعت کے جسم وجان میں بسے ہوئے تھے۔ خدارا انصاف کی نگاہ سے دیکھئے کہ مولوی الیاس کاندھلوی مولوی رشید احمد گنگوہی کے مرید ہیں جو حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو مشرک لکھ چکے اور قلبی تعلق ان کا مولوی اشرف علی تھانوی سے جو حضور مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو گدھے حمار کی طرح لکھ چکے۔ معاذ اللہ۔ اب اگر نگاہوں پر بوجھ نہ ہو تو یہ بھی معلوم کرلیا جائے کہ مولوی الیاس کاندھلوی نے کس مقصد اور کس تعلیم کی اشاعت کے لیے اس تبلیغی جماعت کی بنیاد رکھی۔ دیکھئے یہ ہے کتاب ملفوظات مولوی الیاس صاحب کاندھلوی مرتبہ محمد منظور نعمانی۔ مطبوعہ نامی پریس لکھنؤ شائع شدہ مکتبہ الفرقان لکھنؤ صفحہ ۵۰ میں ہے

"ایک بار فرمایا۔ حضرت مولانا تھانوی نے بہت بڑا کام کیا ہے بس میرا دل یہ چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی ہو اور طریقۂ تبلیغ میرا ہو کہ اس طرح ان کی تعلیم عام ہوجائیگی"

یہ ہے راز کی بات، مولوی الیاس نے یہ نہیں کہا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم عام کی جائے۔ قرآن وحدیث اسلام و سنیت کی تعلیم عام کی جائے پھر بھی صبر آجاتا اگر مولوی اشرف علی تھانوی کی تعلیم قرآن وحدیث کے مطابق ہوتی۔ وہ تعلیم جو سراسر قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔ اول تا آخر منافی ایمان وسنیت ہے اس تعلیم کو عام کرنے کے لیئے مولوی الیاس بانی تبلیغ جماعت کا یہ فرمان ہے اور اسی مقصد کے لیئے تبلیغی جماعت عالم وجود میں آئی تاکہ

نماز روزہ کے پردہ میں سنی مسلمانوں کو گمراہ کیا جائے

اب سوال یہ ہوتا ہے کہ آخر مولوی اشرفعلی تھانوی کی وہ کونسی تعلیم ہے جو مولوی الیاس کاندھلوی بانی تبلیغ جماعت کو اسقدر پسند آگئی کہ اس کو عام کرنے کے لیے تبلیغی جماعت کی بنیاد رکھی گئی۔ وہ کونسی باتیں ہیں جو مولوی الیاس کاندھلوی کو قرآن و حدیث کی ایمانی نورانی باتوں کے مقابلہ میں پسند آگئیں، تو لیجئے ملاحظہ فرمائیے مولوی اشرفعلی تھانوی کی حفظ الایمان والی تعلیم تو آپ کی نگاہ سے شروع میں گزر چکی ہے اب مزید ملاحظہ فرمایئے۔ ایک مرید اپنا خواب بیان کر رہا ہے۔

کہ میں خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا (یعنی) اشرفعلی کا نام لیتا ہوں خواب و بیداری میں، حضور کا ہی خیال تھا لیکن عالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ کیا کہ اس خیال کو دور کیا جائے اس واسطے کہ پھر ایسی غلطی نہ ہو جائے۔ بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیکر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں کہ اللھم صل علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی۔ حالانکہ اب میں بیدار ہوں خواب نہیں، لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں ہے

اس خواب کا جواب مولوی اشرفعلی تھانوی نے یہ دیا کہ

اس واقعہ میں تسلی تھی کہ تم جسکی طرف رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالےٰ متبع سنت ہے۔

رسالہ الامداد تھانہ بھون ماہ صفر ۱۳۳۶ھ

خدارا انصاف کیجئے منصب رسالت کا کس طرح مذاق اڑایا جا رہا ہے عظمت رسالت کو کس طرح سر بازار رسوا کیا جا رہا ہے۔ مندرجہ بالا خواب پر غور کیجئے کہ کس بے باکی اور دیدہ دلیری کے ساتھ کفر کیا گیا اور مولوی اشرفعلی تھانوی اس کفر پر راضی رہے۔ شریعت اسلامیہ کا تو حکم یہ ہے کہ تھانوی صاحب اپنے مرید سے توبہ کراتے۔ دوبارہ کلمہ طیبہ پڑھا کر مسلمان کرتے دوبارہ مرید کرتے اسلئے کہ غیر نبی و رسول کا کلمہ پڑھنا کفر ہے مگر تھانوی صاحب جواب دے رہے ہیں کہ

"اس واقعہ میں تسلی تھی کہ تم جسکی طرف رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالےٰ متبع سنت ہے"

یہ ہے تھانوی کی تعلیم جس کو پھیلانے کے ارادہ سے مولوی کاندھلوی نے تبلیغی جماعت کی بنیاد رکھی تاکہ تھانوی جی کی تعلیم کو اپنا کر ہر وہابی دیوبندی تبلیغی اپنا کلمہ پڑھوا کر اپنے متبع سنت ہونے کا اعلان کر سکے معاذ المولیٰ تعالےٰ

آپ نے غور کیا کہ قرآن و حدیث کی تعلیم کے مقابلہ میں مولوی الیاس کاندھلوی کو اشرفعلی تھانوی کی تعلیم کیوں پسند تھی صرف اس لیے کہ قرآن و حدیث کا فرمان یہ ہے کہ مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم مولیٰ تعالےٰ کے آخری رسول ہیں۔ خاتم النبیین ہیں۔ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اور اب حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی و رسول کا آنا قطعاً محال ہے۔ یہاں تک کہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جب قرب قیامت

میں دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے تو سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نائب بنکر تشریف لائیں گے اور شریعت محمدی پر عامل ہونگے لیکن مولوی الیاس کاندھلوی اس حد تک بڑھ چکے تھے کہ کاش میں بھی نبوت کا دعویٰ کر سکتا جس کا اظہار دبی زبان سے مولوی الیاس نے یوں کیا ملاحظہ فرمایئے ملفوظات مولوی الیاس مذکور مرتبہ محمد منظور نعمانی

ایک بار فرمایا کہ خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے بعض لوگوں کو خواب میں ایسی ترقی ہوئی ہے کہ ریاضت ومجاہدہ سے نہیں ہوتی کیونکہ انکو خواب میں علوم صحیحہ القا ہوتے ہیں جو نبوت کا حصہ ہیں۔
چند سطر کے بعد پھر فرمایا آج کل خواب میں مجھ پر علوم صحیحہ کا القا ہوتا ہے اس لئے کوشش کرو کہ مجھے نیند زیادہ آئے۔
ایک سطر کے بعد آپ نے فرمایا کہ اس تبلیغ کا طریقہ بھی مجھ پر خواب میں منکشف ہوا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کنتم خیر امۃ اخرجت .... کی تفسیر خواب میں یہ القا ہوئی کہ تم مثل انبیاء علیہم السلام کے لوگوں کے واسطے ظاہر کئے گئے ہو۔

آپ نے غور فرمایا کہ کسطرح ناز وانداز نخرے اور ڈھکے چھپے طریقے سے اپنی تمنا کا اظہار کیا جارہا ہے لیکن وہ چوری چوری نہیں جو ظاہر نہ ہو مولوی الیاس کاندھلوی نے ہزار تیور بدلے ہزار روپ دھارن کئے سیکڑوں نخرے کئے مگر آخری جملے نے سارا بھرم کھول دیا اور باہوش طبقہ جان گیا کہ اس ناز وانداز کے کیا معنی ہیں دوبارہ اس جملے کو ملاحظہ فرمایئے

کہ تم مثل انبیاء (علیہم السلام) کے لوگوں کے واسطے ظاہر کئے گئے ہو۔

فی الحال تو ابتدا تھی اسلئے مثل انبیا کا دعویٰ کیا گیا تھا۔ کاش مولوی الیاس

کی عمر نے وفا کی ہوتی تو چند دن کے بعد خود نبوت کا دعویٰ کر بیٹھتے معاذ المولیٰ تعالیٰ یہی وجہ خاص ہے جس کی بنا پر مولوی الیاس کو قرآن وحدیث کے مقابلہ میں مولوی اشرفعلی تھانوی کی تعلیم پسند آئی اور اس کو عام کرنے کے لیئے تبلیغی جماعت قائم کی۔ اسلئے کہ قرآن وحدیث کی بارگاہ سے درس دیا جارہا ہے کہ مدنی تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخری نبی ورسول ہیں۔ مگر مولوی تھانوی اپنا کلمہ پڑھوا رہے ہیں اپنے نام کا درود پڑھوا رہے ہیں۔ اور پھر متبع سنت ہونے کا دعویٰ بھی کر رہے ہیں۔ مطلب یہ کہ مولوی الیاس کی نبوت بڑی خوبصورتی کے ساتھ مولوی اشرفعلی تھانوی کے دامن میں چھپ جاتی، مگر ہزاروں رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں ہمارے علمائے اہلسنت پر کہ جنھوں نے ہزاروں پردوں میں چھپنے کے بعد مولوی اشرفعلی کو بارگاہ شریعت میں مجرم کی حیثیت سے حاضر کر دیا اور شریعت مطہرہ کی گرفت سے مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت بھی اپنے آپ کو محفوظ نہ رکھ سکے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسی مقام پر مولوی الیاس کاندھلوی کے پیر ومرشد مولوی رشید احمد گنگوہی کی تعلیم کا بھی تھوڑا تذکرہ ہوجائے تاکہ عوام اہلسنت اچھی طرح دیوبند کے بازی گروں کے کرتب سے واقف ہوجائیں اور جان جائیں کہ تبلیغی جماعت کیا ہے اس کا مقصد کیا ہے اور وہ کس کام کو انجام دے رہی ہے۔

اس جگہ یہ بات بھی ذہن نشین کر لیجئے کہ مولوی اشرفعلی تھانوی کی تعلیم کو عام کرنے کا اظہار خود مولوی الیاس کاندھلوی کر چکے ہیں لیکن مولوی رشید احمد گنگوہی کی تعلیم کو عام کرنے کا انھوں نے اسلئے ذکر نہیں کیا کہ دنیا جانتی ہے کہ کوئی بھی شخص کسی سے مرید ہوتا ہے کسی کو اپنا پیر بناتا ہے تو اس کی تعلیم

پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پیر کی تعلیم کی اشاعت کرتا ہے اور حتی الامکان اس بات کی کوشش کرتا ہے کہ پیر کی تعلیم سے قدم ہٹنے نہ پائے اب اگر مولوی الیاس اس امر کا بھی اظہار کر دیتے کہ مولوی رشید احمد گنگوہی کی تعلیم عام کرنا میرا مقصد ہے تو دنیا ان کی بے وقوفی پر ہنستی اور مولوی الیاس سے سوال کرتی کہ جس وقت عقل کی تقسیم ہو رہی تھی اس وقت آپ کہاں تھے۔ اسلئے کہ پیر کی تعلیم پر عامل ہونا ہر مرید کے لئے ضروری ہے بھلا اس کو تحریر کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اس وجہ سے صرف مولوی اشرفعلی تھانوی کی تعلیم کا تذکرہ کیا۔ اور مولوی رشید احمد کا نام گول کر دیا مگر زبان خنجر خاموش ہے تو کیا ہوا، آستین کا لہو پکار پکار کر صاف اعلان کر رہا ہے کہ اے سنی مسلمانوں! سنو کہ تبلیغی جماعت کا مقصد مولوی اشرف علی تھانوی سے مولوی رشید احمد گنگوہی اور تمام اکابر وہابیہ دیوبندیہ کی تعلیم کو پھیلانا ہے۔

اب آئیے مولوی الیاس کاندھلوی بانی تبلیغی جماعت کے پیر اور موجودہ تبلیغی جماعت والوں کے دادا پیر کی تعلیم ملاحظہ فرمائیے۔ دیکھئے کتاب فتاوی رشیدیہ حصہ دوم ص ۱۳۱ مصنفہ مولوی رشید احمد گنگوہی میں ہے۔

مسئلہ۔ محفل میلاد میں جس میں روایات صحیحہ پڑھی جائیں اور لاف و گزاف اور روایات موضوعہ اور کاذبہ نہ ہوں شریک ہونا کیسا ہے؟

الجواب ۔۔ ناجائز ہے بہ سبب اور وجوہ کے

غور فرمائیے کہ سوال کرنے والے نے تمام پابندیوں کے ساتھ ساتھ سوال کیا کہ روایات صحیحہ پڑھی جائیں جھوٹی اور غلط باتیں نہ ہوں ہر قسم کے ممنوعات سے وہ مجلس پاک

ہو تو اس میں شرکت کیسی ہے لیکن اس کے باوجود گنگوہی صاحب کا فتویٰ یہی ہے کہ اس محفل میلاد میں شرکت ناجائز ہے۔ شہنشاہ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر سے مولوی رشید احمد گنگوہی کی عداوت کا اس سے بڑا کیا ثبوت ہوگا۔ مزید ملاحظہ فرمائیے۔ یہی فتاوی رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۹۲ میں ہے

"انعقاد مجلس مولود بہر حال ناجائز ہے۔ تداعی امر مندوب کے واسطے منع ہے۔"

مولوی رشید احمد گنگوہی کے دل کی سیاہی اور بدبختی ملاحظہ کیجئے کہ کس بے باکی کے ساتھ تحریر کر دیا کہ محفل میلاد پاک ہر حال میں ناجائز ہے اور ملاحظہ فرمائیے کتاب فتاوی رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۲ میں ہے۔

لفظ رحمۃ اللعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء انبیاء اور علماء ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب میں اعلیٰ ہیں لہٰذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دے تو جائز ہے۔ فقط بندہ رشید احمد گنگوہی

کیا اندھیر ہے کس قدر ظلم ہے۔ قرآن عظیم تو صرف سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رحمۃ اللعالمین ارشاد فرمائے اور رحمۃ العالمین ہونا سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاص صفت ہے۔ مگر یہ دیوبند کا دیوبول رہا ہے کہ دیوبند کے ملوں کو بھی رحمۃ اللعالمین کہا جا سکتا ہے۔ اندازہ لگائیے ان کے دل کے ____ کینسر کا ان کے دماغ کے ہیضہ کا کسطرح سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برابری کرنا چاہتے ہیں اور اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے بس اسی اسکیم پر غور و خوض کرتے رہتے ہیں کہ کسی طرح بھی شہنشاہ بطحیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم کی برابری کی جائے معاذ المولیٰ تعالےٰ

غرضکہ یہی وہ گندی اور نجس تعلیم ہے جس کو پھیلانے کے لیے مولوی الیاس کاندھلوی نے نماز روزہ کا دلفریب پردہ تیار کیا ہے اور آج کا سنی مسلمان نماز روزہ کے نام پر تبلیغی جماعت کے ساتھ شامل ہو جاتا ہے اور کچھ ہی دن بعد جب اس نجس تعلیم کے انجکشن اور ٹیکے اس کو لگائے جاتے ہیں تو اس کو بھی شرک و بدعت و حرام و ناجائز کی رٹ لگنے لگتی ہے اور وہ بھی مولوی الیاس کے پیرو مرشد مولوی رشید احمد گنگوہی کی تعلیم پر عامل ہونے کی حیثیت سے محفل میلاد پاک، نذر و نیاز و ایصال ثواب و مزارات اولیاء پر حاضری وغیرہا امور مستحسنہ کو شرک و بدعت اور نہ جانے کیا کہنے لگتا ہے صرف اسلیئے کہ ان تبلیغی جماعت والوں کا مقصد نماز و روزہ کی اشاعت نہیں ہے بلکہ بھولے بھالے سنی مسلمانوں کے قلوب میں اشرفعلی تھانوی، رشید احمد گنگوہی وغیرہ کی گندی اور ناپاک تعلیم داخل کرنا ہے ورنہ کوئی ہمیں بتلائے کہ اگر صرف نماز روزہ کی تبلیغ ان کا مقصد ہے تو یہ شرک و بدعت کا سبق کون پڑھاتا ہے۔ دل کے یقین کے لیے اپنے گرد و پیش کا جائزہ لیجئے آپ کا قلب پکار اٹھے گا کہ وہ سنی مسلمان جو کل تک نذر و نیاز فاتحہ وغیرہ امور خیر کرتا تھا۔ تبلیغی جماعت میں شامل ہونے کے بعد اس نے ان تمام امور کو بند کر دیا اور شرک و بدعت کے بم برسانے لگا۔ ظاہر ہوا کہ تبلیغی جماعت والے ظاہر میں تو کچھ نہیں کہتے لیکن اندر ہی اندر اس طرح کی تعلیم دیتے ہیں کہ سنی مسلمان اللہ کے مقبولین سے عقیدت و محبت کا رشتہ ختم کر دے اور ان امور خیر کو بند کر دے تاکہ محبوبان بارگاہِ الٰہی کی چوکھٹ سے ان کو نسبت نہ رہے اور جب مقبولان بارگاہ خدا سے ان کا رشتہ ہی نہیں رہیگا

تو ان کا ایمان تباہ کرنا آسان کام ہوگا۔ سینکڑوں واقعات اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ جن لوگوں اور قوموں نے اللہ کے مقبولین اور محبوبین کا دامن چھوڑ دیا ان پر شیطان کا داؤ بخوبی چل گیا اور وہ مسخرہ شیطان ہو کر رہ گئے

بہرحال یہ امر اچھی طرح ظاہر ہو گیا ہے کہ تبلیغی جماعت کا نظریہ نماز روزہ کی تبلیغ نہیں اور ملفوظات الیاس کی عبارت نے یہ امر نہایت روشن طور سے ثابت کر دیا کہ تبلیغی جماعت کا مقصد ہرگز ہرگز نماز روزہ کی اشاعت نہیں ہے بلکہ مولوی اشرف علی تھانوی کی تعلیم کو پھیلانا اس کا مقصد ہے اب مزید سنئے نماز روزہ کی تصحیح و اشاعت اس جماعت کا مقصد ہرگز نہیں۔ دیکھئے کتاب مکاتیب مولانا الیاس مرتبہ ابو الحسن علی ندوی۔ مطبوعہ یونین پرنٹنگ پریس دہلی صفحہ ۳۲ میں ہے۔ "وہ دو امر ہیں ایک تو وہ جو نہ ہونا چاہیئے اور وہ کرتے ہیں۔

دوسرا وہ جو ہونا چاہیئے اور نہیں کرتے امر اول کلمہ اور نماز کو صحیح کرانے کو اگر کرتے ہیں تو بمنزلہ مقصود کے کرتے ہیں کہ جیسا کہ اس تحریک کا مقصد ہو حالانکہ یہ مقصد نہیں ف کلمہ اور نماز کی تصحیح اس تحریک کا مقصد نہیں۔

لیجئے اب تو تبلیغی جماعت کا بالکل ہی نقاب رخ الٹ گیا خود بانی جماعت الیاس کاندھلوی نے لکھ دیا کہ کلمہ اور نماز کو صحیح کرانا اس تحریک کا مقصد نہیں اور آج کے تبلیغی جماعت والے یہ اعلان کرتے نظر آرہے ہیں کہ نماز اور روزہ کو صحیح کرانا اور اس کی اشاعت کرنا ہمارا مقصد ہے اور اب ان دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اگر بانی تبلیغی جماعت اپنے دعوے میں جھوٹا ہے اور اس کی جماعت سچ کہتی ہے تو جس جماعت کا بانی جھوٹا ہو تو اس جماعت میں شامل ہونے سے کیا فائدہ اور اگر بانی سچا ہے لیکن جماعت والے اپنے قول میں جھوٹے ہیں تو جس جماعت کے سارے کے سارے جھوٹے ہوں اس جماعت کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حمایت اور رحمت کیسے حاصل ہو سکتی ہے اور جس جماعت کو اللہ اور اسکے رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت وحمایت حاصل نہ ہو اس جماعت میں داخل ہونے سے سوائے نقصان وتباہی بربادی کے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ اور ایک سنی مسلمان کی سب سے بڑی تباہی یہ ہے کہ اس کا ایمان سلامت نہ رہے اور یہی تبلیغی جماعت کا مقصد اول ہے کہ مسلمان ایمان سے برگشتہ ہو جائیں اب اس عبارت مندرجہ بالا کے پیش نظر بر عقل سلیم اس مقام پر یہ سوال کرے کہ اگر تبلیغی جماعت کا مقصد روزہ نماز نہیں ہے تو پھر کس لئے اس کا قیام ہوا یہ تو ابھی آپ خود ملاحظہ فرما چکے خود بانی جماعت مولوی الیاس کا فرمان سن چکے کہ مولوی تھانوی کی تعلیم کو عام کیا جائے

اب اس کی دوسری وجہ بھی خود مولوی الیاس کاندھلوی کی ہی زبانی سنئے اور ساتھ ہی ہمارے اس دعوے پر کہ تبلیغی جماعت کا مقصد نماز روزہ کی اشاعت نہیں ہے خود بانی جماعت کا ایک دھوم دھامی اعلان ملاحظہ فرمائیے دیکھئے یہ کتاب مولینا الیاس اور ان کی دینی دعوت (جس کا حوالہ پہلے بھی گزر چکا ہے) صفحہ ۲۲۶ میں تحریر ہے۔

"ایک مرتبہ اپنے عزیز مولوی ظہیر الحسن صاحب (ایم اے علیگ) سے فرمایا جو ایک وسیع النظر عالم ہیں۔ ظہیر الحسن میرا مدعا کوئی پاتا نہیں لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ تحریک صلوٰۃ ہے میں قسم سے کہتا ہوں کہ یہ ہرگز تحریک صلوٰۃ نہیں ایک روز بڑی حسرت سے فرمایا کہ میاں ظہیر الحسن ایک نئی قوم پیدا کرنی ہے"

تبلیغی جماعت کا سارا بھیک اب مولوی الیاس کاندھلوی بانی تبلیغی جماعت کے اس بیان کی تیز کرنوں سے مٹی میں مل گیا آپ کیا فرماتے ہیں تبلیغی جماعت کے اہل فہم وتدبیر بانی جماعت کے اس قول پر۔

میرے سنی بھائیو! ذرا غور سے اس عبارت مندرجہ بالا کو پڑھئے اور سمجھئے۔ مطلب اس عبارت کا یہ ہوا کہ مولوی ظہیر الحسن سے مولوی الیاس کاندھلوی نے کہا کہ میاں ظہیر الحسن میری تمنا اور آرزو کوئی سمجھتا نہیں عبارت پر غور فرمائیں لوگ سمجھتے ہیں یعنی بے چارے بھولے بھالے سنی مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ یہ تحریک نماز روزہ سے متعلق ہے نماز روزہ کی اشاعت اس جماعت کا مقصد ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے میں قسمیہ طور پر کہتا ہوں کہ یہ ہرگز نماز روزہ کی تحریک نہیں ہے بانی جماعت تو قسم کھا کر اور لفظ ہرگز کی تاکید کے ساتھ یہ کہہ رہے ہیں کہ اس جماعت کا مقصد نماز روزہ کی اشاعت نہیں۔ نیز آگے والی عبارت نے تو سارا بھرم کھول دیا کہ "ایک نئی قوم پیدا کرنی ہے"

یہ ہے تبلیغی جماعت کا مقصد نماز روزہ اور اس کی اشاعت اس جماعت کا مقصد نہیں قرآن عظیم کی تعلیمات کو پھیلانا اس جماعت کا دستور نہیں آقا مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنن مبارکہ وتعلیمات حقہ کی اشاعت اس جماعت کا اصول نہیں بلکہ تمام ہندوستان کا دورہ کرنا چلہ پر جانا (یہ تبلیغی جماعت والوں کا محاورہ ہے) گلیوں گلیوں محلوں محلوں چکر کاٹنا غرضکہ اس تمام دوڑ دھوپ کا مقصد صرف اس قدر ہے کہ ایک نئی قوم پیدا کی جائے

اب اس مقام پر وہ حضرات غور فرمائیں جو اس بات کا نعرہ بلند کرتے ہیں کہ سنی علمائے کرام مسلمانوں میں تفریق پیدا کرتے ہیں ذرا انصاف کی نگاہ سے بار بار اس جملہ کو دیکھئے کہ "ایک نئی قوم پیدا کرنی ہے۔"

اور ایمان دیانت کے ساتھ فیصلہ کیجئے کہ سنی علمائے کرام تفریق پیدا کرتے ہیں یا یہ وہابی تبلیغی جماعت والے سنی مسلمانوں میں تفریق وانتشار پیدا

جھا کر رہے ہیں واللہ العظیم۔ حضرات علمائے اہلسنت ہرگز ہرگز سنی مسلمانوں میں تفریق نہیں کرتے اور نہ ہی اس امر کو پسند کرتے ہیں لیکن ہمارا اتحاد کا پیغام صرف ان کے لیے ہے جو وفادار مصطفےٰ ہیں یا وفادار مصطفےٰ ہونا چاہتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس کے علاوہ جو گستاخ مصطفےٰ ہیں غدار مصطفےٰ ہیں ان سے کبھی اتحاد ہوا ہے نہ ہوگا۔ صلی اللہ علیہ وسلم

بہرحال اس مختصر رسالہ میں اور کیا کیا تحریر کیا جائے۔ یہ ہے مختصراً اس تبلیغی جماعت کا احوال واقعی جو کہ ہمارے محلوں، مسجدوں میں نماز و کلمہ کا نعرہ بلند کر رہی ہے۔ آپ کے سامنے خود ہی تمام واقعات وحالات ثبوت کے ساتھ پیش کر دیئے گئے ہیں۔ اب آپ خود ہی ایمان وعشق کے جذبے کے ساتھ فیصلہ فرمائیں کہ اس تبلیغی جماعت کا مقصد نماز روزہ کی اشاعت ہے یا سنی مسلمانوں کو گمراہ کر کے راہِ ہدایت وصراط مستقیم سے بھٹکانا ہے آخر میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ اے میرے سنی بھائیو!

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا ایمان محفوظ رہے

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی آنیوالی نسلوں کا آپ کے اہل وعیال کا ایمان محفوظ رہے

اگر آپ چاہتے ہیں کہ محبت وعظمت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے قلب میں جلوہ گر رہے۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ میدان محشر میں سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کی دستگیری حاصل ہو

اگر آپ چاہتے ہیں کہ دین کے ڈاکو آپ کے ایمان کو لوٹ نہ سکیں

تو بس آج سے یہ عہد کر لیجئے کہ ہر بدمذہب وبددین خصوصاً وہابی، دیوبندی

تبلیغی، مودودی، غیر مقلد وغیرہ تمام فرقہائے باطلہ سے دور رہیں گے اور ان تمام کو اپنے سے دور رکھیں گے۔ حضرت جلال الملۃ والدین رومی رضی اللہ تعالےٰ عنہ مثنوی شریف میں ارشاد فرماتے ہیں

دور شو از اختلاط یار بد

یار بد بدتر بود از مار بد

یعنی بدمذہب دوست سے دور بھاگو اسکی صحبت میں نہ بیٹھو کیونکہ بدمذہب دوست زہریلے سانپ سے بھی بدتر ہے اس لیے کہ

مار بد تنہا ہمیں برجان زند   یار بد بر دین وبر ایماں زند

یعنی زہریلا سانپ اگر ڈسے گا تو صرف جان جائے گی مگر ایمان سلامت رہے گا جس کے سبب ہمیشہ کی سلامتی ہے اور اگر بدمذہب دوست کا زہر چڑھ گیا تو دین وایمان برباد ہو جائے گا۔ اسلئے اے میرے سنی بھائیو! اس تبلیغی جماعت سے بالکل دور ونفور رہیئے اور اپنے ایمان وعقیدے پر اسقدر مضبوط ہو جائیے جیسا کہ استاذ محترم فخر القراء حضرت مولانا حافظ قاری محمد معین الدین صاحب قبلہ دانش قادری چشتی مدظلہم نے ارشاد فرمایا ہے کہ

چراغِ عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بجھا نہیں سکتے

مرا جنونِ محبت گھٹا نہیں سکتے

چڑھا تو سکتے ہو مثل خبیب رضی اللہ عنہ سولی پر

مرے عقیدے سے مجھ کو ہٹا نہیں سکتے

آخر میں بارگاہ الٰہی میں یہی دعا ہے کہ مولیٰ تعالےٰ دین کے لٹیروں وہابیوں دیوبندیوں تبلیغیوں سے تمام مسلمانانِ اہلسنت کے ایمان کی حفاظت

فرمائے اور حق کو سمجھنے حق پر عمل کرنے کی توفیق دے نیز باطل اور اہل باطل سے دور رہنے کا جذبہ عطا فرمائے ۔ آمین ثم آمین

بحرمۃ حبیبہ سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ افضل الصلوٰۃ ادوم التسلیم

اس تبلیغی جماعت کی تفصیل کے ساتھ معلومات کے لیے حضور سیدی والد محترم مجاہد اہلسنت محبوب ملت حضرت مولانا مفتی حافظ قاری الشاہ علامہ الحاج ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی تصانیف مبارکہ خصوصاً العذاب الباس علےٰ راس الیاس اور الیاسی پارٹی کون ہے ؟ کا مطالعہ فرمائیں ۔

نوٹ

سُنّی بھائیوں سے اپیل ہے کہ اگر وہ اس رسالہ کو مفید اور کارآمد پائیں تو اسے زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگا کر راہِ خدا میں اپنا دام خرچ کر کے ملک کے گوشے گوشے میں مفت تقسیم کرا دیں تاکہ سرکارِ مدینہ والے کے نام لیواؤں کے دین مذہب سنیت کی اشاعت ہو اور اس طرح ثواب دارین حاصل کر کے کارنامہ عظیم انجام دیں

(منیجر)

محمد یعقوب خاں سہروردی

۷۸، کریم پارک - بلاک ۲ - کچا راوی روڈ - لاہور